احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
FD-10 ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 16 جنوری 2009ء 18 محرم 1430 ہجری 16 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 12

اللہ کے سپرد

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ الوداع کہتے ہوئے یہ دعا کرتے۔

میں تجھے تیرے دین، امانت اور اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب مایقول اذا ودع انساناً حدیث نمبر:3365)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو۔

اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء وقدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہوگئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) تم اپنے آپ کو مزکی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے متقی کون ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہوجاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نور اس کے دل پر گر کر دنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی اسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہئے کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہوگئی ہے اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہے گی۔ اس پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوئی تو اس نے آفتاب کو کہا کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ آفتاب نے کہا کہ رات کو جب میں نہ ہوں گا تو پھر تو کہاں سے روشنی لے گی؟ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی، بلکہ عارضی ہوتی ہے اور ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ نور کی چادر جو ہمیں عطا کی گئی ہے ایسا نہ ہو کہ وہ چھن جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 96)

عائلی زندگی کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ کے خطبات بطور نشر مکرر

مجلس شوریٰ پاکستان 2008ء کی سفارشات کی روشنی میں معاشرہ میں احمدی گھرانوں کو جنت نظیر بنانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے عائلی زندگی کے متعلق فرمودہ خطبات درج ذیل شیڈیول اور پاکستانی وقت کے مطابق ایم ٹی اے پر نشر ہو رہے ہیں۔ احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

ہر ہفتہ 12:00 بجے دن اور 9:30 بجے رات
ہر اتوار 4:30 بجے شام اور 10:15 بجے رات
ہر سوموار 3:15 بجے صبح

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

عربی اور انگریزی زبان سیکھیں

وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں نئے سیشن جنوری تا مارچ کے لئے عربی اور انگریزی زبانوں میں کورسز کے لئے داخلے مورخہ 17 جنوری 2009ء کو ہوں گے۔ مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق واقفین نو و واقفات نو مقررہ تاریخ کو رجسٹریشن فارم حاصل کریں۔

☆ عربی لیول 2 (کلاس پنجم تا ہشتم)
واقفین و واقفات نو کے لئے

☆ انگریزی لیول 2 (انٹرمیڈیٹ تا ایم اے)
واقفات نو کے لئے

☆ انگریزی لیول 2 (انٹرمیڈیٹ تا ایم اے)
واقفین نو کے لئے

☆ انگریزی لیول 1 (کلاس پنجم تا ہشتم)
واقفین و واقفات نو کیلئے۔

واقفین و واقفات نو مورخہ 17 جنوری 2009ء کو وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ دارالرحمت وسطی (بیت نصرت) سے عصر تا مغرب رجسٹریشن فارمز حاصل کریں۔ سیکرٹریان وقف نو محلہ جات اور والدین سے تعاون کی درخواست ہے مزید معلومات اس نمبر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فون نمبر: 0476011966

(انچارج وقف نو لینگویج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 516

نفیس اور پاکیزہ مزاح

عالمی شہرت یافتہ سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ کے تایا اور خسر حضرت چوہدری غلام یٰسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز (ولادت 21 جنوری 1874ء وفات 24 جنوری 1950ء)

برصغیر کے مثالی اور نابغہ روزگار ادیب و محقق مولانا شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی جنہیں صدارتی ایوارڈ بھی دیا گیا آپ کی نسبت تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب مرحوم نہایت صلح کل، بے تعصب اور مرنجاں مرنج قسم کے افسر تھے۔ ہندو اور مسلمان مدرسین سے بالکل ایک جیسا سلوک کرتے تھے۔ سب ان سے خوش تھے اور وہ سب سے خوش تھے ساری عمر کسی مدرس کو ان کے ہاتھ زبان یا قلم سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ماتحتوں سے نہایت شیریں زبانی مہربانی اور نرمی سے پیش آتے تھے۔ کسی سے کوئی شکایت بھی پیدا ہوتی تو نہایت لطیف پیرائے میں اس کو توجہ دلاتے تھے۔ ایک مرتبہ کرنال کے دیہات کا اچانک دورہ کر رہے تھے۔ ایک گاؤں کے سکول میں جو پہنچے تو مدرس صاحب غائب تھے۔ ان کا حقہ میز پر رکھا ہوا تھا اور طلبا پڑھائی میں مشغول تھے۔ انہوں نے ڈھونڈ کر لاگ بک نکالی اور اس پر اپنے معائنہ کی کیفیت اس طرح لکھی۔ ”میں معائنہ کے لئے سکول میں گیا۔ مدرس صاحب کو کوئی بہت ضروری کام پیش آ گیا تھا۔ وہ اپنے نائب کو سارا کام سپرد کر کے کہیں تشریف لے گئے تھے اور نائب صاحب کی موجودگی میں لڑکے نہایت باقاعدگی اور خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف تھے۔“ (چودھری صاحب کی ”نائب“ سے مراد وہ حقہ تھا جو مدرس صاحب جاتے ہوئے میز پر رکھ گئے تھے۔“)

(سوانح چوہدری محمد حسین صفحہ 55-56 ناشر محمد احمد اکیڈیمی رام گلی نمبر 3 لاہور اشاعت 1974ء)

پاکیزہ مزاح سنت نبوی سے ہے جس کے متعدد واقعات سیرت نگاروں نے ہمیشہ کے لئے ریکارڈ کر دئے ہیں جن کا مطالعہ روح و دماغ کو معطر کر دیتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے عالمگیر جماعت احمدیہ کو مسکراتے چہرے سے ہر ایک کو ملنے کی نصیحت فرمائی نیز ارشاد فرمایا احمدیوں کی مسکراہٹوں کو دنیا کی کوئی بڑی حکومت بھی نہیں چھین سکتی۔ ع

ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

☆☆☆

حضرت منشی اروڑا خاں صاحب

کپورتھلوی کا ایک روح پرور واقعہ

حضرت سیدنا مصلح موعود کی زبان مبارک سے:۔

”منشی اروڑا صاحب بالکل معمولی تعلیم رکھتے تھے مگر انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص تھا اور اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی نظروں میں ان کی بڑی قدر تھی۔ ان کی کمئی علم کو دیکھ کر ایک دفعہ لوگ ان کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے لیکچر میں لے گئے۔ وہ تقریر کرتے رہے اور یہ بیٹھے رہے۔ لوگوں نے پوچھا کچھ اثر ہوا۔ اگر نہیں ہوا۔ تو جواب دو۔ کہنے لگے۔ یہاں تو جواب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے کوئی خواہ سال بھر بیٹھا ان کے خلاف تقریریں کرتا رہے میں تو ان سب کے جواب میں صرف یہی کہوں گا۔ کہ

وہ منہ جھوٹوں والا نہیں تھا مجھ پر کسی تقریر کا کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ میں نے ان کو خود دیکھ لیا ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ سورج آپ اپنی سچائی کی دلیل ہوتا ہے۔ اس کے لئے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مرزا صاحب کو دیکھنے کے بعد ان کی صداقت کے لئے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ سب تقریریں سن کر میں زیادہ سے زیادہ یہ کہوں گا۔ کہ تم بڑے لسّان ہو۔ باتیں خوب بنا لیتے ہو **مگر میں نے جب اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ لیا۔ تو کس طرح جھٹلا سکتا ہوں تو جہاں دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص پایا جاتا ہو۔ وہاں وہ آپ ہی آپ ان لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔**

(الفضل 16 دسمبر 1938ء صفحہ 8)

نور قرآنی کے حصول کی دعا

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ دعا سکھائی:

اے اللہ اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور میرے سینے کو اس کے ساتھ کھول دے۔ اور اس کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء الحفظ حدیث نمبر 3493)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان)

یہ نعمت جاودانی ہے

خلافت روحِ ایماں ہے بقائے دیں کا ساماں ہے
یہ تسکینِ دل و جاں ہے کہ اپنا اک نگہباں ہے
سراپا جو مہرباں ہے

جماعت کی بقا اس سے بڑھے حق کی صدا اس سے
ہمیں تو سب سے بڑھ کر ہے عقیدت بے بہا اس سے
ملے نور خدا اس سے

یہ انعام ربانی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
یہ فیضان نبوت ہے دلوں کی پاسبانی ہے
ندائے آسمانی ہے

صداقت آشکارا ہے زمانے کو سنوارا ہے
بڑھی تاب و تواں اس سے رُخِ انساں نکھارا ہے
اخوت کو اُبھارا ہے

نیابت کے نشاں اس میں محبت کے بیاں اس میں
جمال یار کی باتیں حدیث دلبراں اس میں
رموز نکتہ داں اس میں

وراثت انبیاء کی یہ نشانی اتقیا کی یہ
ملے راہِ ہدیٰ اس سے دُعا ہے اصفیا کی یہ
وراثت انبیاء کی یہ

اطاعت ۔ مدعا کر لو خوئے طرزِ وفا کر لو
یہ دنیا چند روزہ ہے دلوں کو با صفا کر لو
یہ سب بہرِ خدا کر لو

ر۔ش

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

خلافت کے ساتھ محبت اور خلافت کی برکات وفیوض کا تذکرہ

حضرت مصلح موعود اور حضرت خلیفة المسیح الثالث کے بے پایاں احسانات

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین ضیاء صاحب

(قسط دوم آخر)

الاؤنس بڑھا دیا

اب میں حضرت خلیفة المسیح الثالث کی شفقت کا ایک اور رنگ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایک دفعہ مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب جو ربوہ میں حضور کے افسر حفاظت تھے۔ ان سے کہا آپ حضور کی خدمت میں کیوں نہیں عرض کرتے کہ پہریداروں کو بھی انجمن کے کارکنان کی طرح سہولتیں ملنی چاہئیں۔ انہوں نے کہا ضیاء الدین صاحب میں تو حضور کی خدمت میں عرض کرنے سے رہا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ نہ کریں لیکن میں حضور کی خدمت میں ضرور عرض کروں گا۔ ہوا یوں کہ ایک دن حضور کے ایک پہریدار نے مجھ سے کہا میرا بچہ بیمار ہے آپ گھر پر ہی دیکھ لیں بیت المبارک کے ساتھ ہی ان کا گھر تھا۔ میں حضور سے فارغ ہو کر ان کے گھر گیا۔ میں نے ان کی اہلیہ سے کہا کہ آپ نے یہ گھر کی کیا حالت بنا رکھی ہے۔ بچے بیمار نہ ہوں تو کیا ان حالات میں تندرست رہیں گے۔ وہ کہنے لگیں بھائی جان بات دراصل یہ ہے کہ میرے میاں کی تنخواہ بہت کم ہے۔ گھر کے اخراجات کے لئے کچھ بچتا نہیں بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے اگلے روز جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سارا واقعہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور نے ازراہ شفقت انجمن کو لکھا کہ پہریداروں کے بھی وہی حقوق ہونے چاہئیں جو انجمن کے دوسرے کارکنوں کو ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور نے اپنی طرف سے مزید الاؤنس دینا منظور فرمایا۔

مجھے انجمن کی طرف سے 30 روپے کا الاؤنس ملا کرتا تھا۔ وہ کسی وجہ سے انجمن نے بند کر دیا۔ جب حضور کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا تم انجمن سے کسی قسم کا الاؤنس نہ لینا۔ میں نے عرض کیا حضور میں نہیں لوں گا جب میں ہسپتال پہنچا تو محمد طفیل مددگار کارکن پرائیویٹ سیکرٹری میرے پاس آیا۔ انہوں نے کہا حضور نے آپ کے نام یہ خط دیا ہے اور فرمایا کسی اور کو نہ دینا اور نہ ہی ڈاک کے رجسٹر پر چڑھانا۔ صرف ضیاء الدین صاحب کو جا کر ان کے ہاتھ میں دینا۔ جب میں نے وہ خط کھولا تو اس میں حضور کا ایک خط تھا اور ساتھ نوٹ تھے۔ اگلے روز میں نے عرض کیا حضور آپ کے بھیجے ہوئے نوٹ میں نے بطور تبرک رکھ لئے ہیں۔ لیکن میں آپ سے کسی قسم کا الاؤنس نہیں لوں گا۔ حضور نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سے فرمایا ضیاء الدین صاحب کو ہسپتال کی طرف سے 30 روپے ماہوار الاؤنس ملتا رہنا چاہئے اور وہ مجھے آخر وقت تک ملتا رہا۔

ناممکن کام ہو گیا

حضور نے ایک دفعہ فرمایا ناظر صاحب امور عامہ سے مل لیں وہ آپ کو سمجھا دیں گے۔ لاہور سے ایک فائل لانی ہے۔ لیکن ہر حال شام کو واپس آجانا۔ لاہور میں رات کو نہیں رکنا۔ میں ناظر صاحب سے ملا انہوں نے مجھے ایک چٹھی قائد صاحب خدام الاحمدیہ لاہور کے نام دی اور سمجھا دیا۔ میں حسب ہدایت لاہور صبح کی ٹرین سے چلا گیا۔ قائد صاحب سے ملا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم ڈسٹرکٹ کورٹ چلے جاؤ اور اس وکیل کو مل لو۔ میں ڈسٹرکٹ کورٹ پہنچا ان وکیل صاحب کا پتہ کیا انہوں نے کہا آپ ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے لکھوا کر لائیں۔ پھر وہ فائل آپ کو مل سکے گی۔ میں تھک کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا اور دل میں دعا کرنے لگا۔ اللہ میاں میں صبح حضور کو کیا جواب دوں گا۔ حضور نے ایک کام کے لئے مجھے بھجوایا وہ بھی میں نہ کر پایا۔ اے اللہ تو ہی اس عاجز کی مدد فرما اچانک میری نظر ایک عرضی نویس پر پڑی میں اس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ اس نے کہا ایک اٹھنی دیں میں نے اس کو ایک اٹھنی دے دی۔ اس نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے نام ایک درخواست لکھی اور کہا یہاں پر تین ڈپٹی کمشنر ہیں۔ اس کا تعلق وہ سامنے والے ڈپٹی کمشنر صاحب کے ساتھ ہے آپ وہاں چلے جائیں۔ اندر جانے سے چپڑاسی آپ کو روکے گا۔ آپ نے اس کی بات نہیں سننی بلکہ چک اٹھا کر اندر چلے جانا۔ میں نے ایسے ہی کیا ڈپٹی کمشنر صاحب ڈاک دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے میری طرف دیکھا تو میں نے وہ درخواست آگے رکھ دی۔ انہوں نے اس درخواست پر لکھا اے ڈی ایم برائے فوری کارروائی اور گھنٹی دی چپڑاسی اندر آیا اس سے کہا صاحب کو ADM صاحب کے پاس لے جاؤ۔ ADM صاحب کے ریڈر کو جا کر وہ درخواست دی۔ اس نے تین عدد فارم نکالے اور ان کو پُر کر کے وہ درخواست ساتھ لگائی اور میرے لئے چائے منگوائی اور کہا آپ چائے پئیں ADM صاحب کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہے میں کوشش کروں گا صاحب اس پر دستخط کر دیں۔ وہ دستخط کروا کر لے آیا اور چپڑاسی کے ہاتھ میں درخواست دے دی اور کہا ان کو ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس لے جاؤ۔ ہم دوبارہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس آئے انہوں نے اپنے دستخط کئے اور مہر ثبت کی اور کہا اب آپ اس کو فلاں دفتر میں لے جائیں۔ جب میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر سے باہر نکلا تو ان کے ریڈر کی نظر مجھ پر پڑی اور وہ آکر مجھ سے جھگڑنے لگا۔ تم کس کی اجازت سے صاحب کے پاس گئے تھے۔ اس جھگڑے کو دیکھ کر صاحب کا چپڑاسی قریب آیا اور ریڈر کے کان میں کچھ کہا۔ ریڈر صاحب کا غصہ فوراً ٹھنڈا پڑ گیا اور کہا صاحب مجھے معاف کرنا اور فوراً ایک رکشا منگوایا اور رکشا والے سے کہا صاحب کو فلاں دفتر لے جاؤ۔ وقت تنگ ہے دفتر بند ہونے والا ہے۔ اس لئے جلدی کرو اور صاحب سے کرایہ نہیں لینا وہ میں ادا کروں گا۔ رکشے والے نے رکشا بہت تیز چلایا۔ میں نے اس سے کہا بھائی ذرا آہستہ چلاؤ لیکن وہ نہ مانا اور کہنے لگا اگر دفتر بند ہو گیا تو صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ دفتر بند ہونے میں صرف دو منٹ رہتے تھے۔ میں دفتر میں حاضر ہوا تو تمام سٹاف اٹھ رہا تھا۔ میں نے آفس سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کہا۔ صاحب میں ربوہ سے آیا ہوں میرا کام آپ کر دیں کیونکہ میں رات کو لاہور میں نہیں ٹھہر سکتا وہ کہنے لگا آپ صبح تشریف لے آئیں میں نے پھر عرض کیا صاحب میں نے آج ہی ربوہ واپس پہنچنا ہے۔ اس سٹاف میں وہ کلرک بھی بیٹھا ہوا تھا جس نے چھٹی نہیں کرنی تھی اور شام تک ڈیوٹی دینی تھی اس نے مجھ سے کہا آپ یہاں آجائیں میں آپ کا کام کر دوں گا۔ ان کو جانے دیں۔ دو منٹ میں دفتر خالی ہو گیا اور ڈیوٹی والے کلرک نے اپنا ٹفن کھولا اور کہنے لگا آئیے کھانا کھائیں۔ مگر میں نے انکار کر دیا اس نے چپڑاسی سے کہا جا کر کینٹین سے صاحب کے لئے چائے لے آؤ اور چائے آنے پر وہ بولا آپ نے کھانا نہیں کھایا اب چائے تو پی لیں۔ چائے سے فارغ ہو کر اس نے کہا وہ فائل کب کی ہے۔ کوئی مہینہ اور سن وغیرہ یاد ہے۔ اب میں کیا جواب دیتا مجھے تو کچھ علم نہیں تھا۔ دل میں دعا کی اور اللہ کا نام لے کر میں نے کہا ستمبر، اکتوبر، نومبر 1965ء میں آپ دیکھیں۔ اکتوبر 1965ء میں وہ فائل نکل آئی۔ اس نے وہ فائل مجھے دی اور میری درخواست پر میرے دستخط لئے اور ایک نئی فائل بنا کر اس فائل کی جگہ رکھ دی۔ میں فائل لے کر دفتر سے باہر آیا اور بس پکڑی ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر ربوہ کی ٹکٹ لی اور پلیٹ فارم کی طرف بھاگا کیا دیکھتا ہوں گاڑی آہستہ آہستہ چل رہی ہے۔ رش اتنا زیادہ ہے کہ دروازے پر بھی 10,8 آدمی لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے ہمت کی اور اپنا ایک پاؤں فٹ بورڈ پر رکھا اور ہینڈل کو پکڑ کر لٹک گیا۔ ٹرین کے اندر ایک شخص میری حالت زار دیکھ رہا تھا۔ اس نے کہا آپ اندر آجائیں۔ لیکن اندر جانا آسان نہیں تھا۔ بہر حال میں نے کوشش کی اندر آ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں رش اس قدر زیادہ ہے کہ ٹائلٹ میں بھی چار آدمی کھڑے ہیں۔ خیر میں اس شخص کے قریب پہنچ گیا۔ انہوں نے ساتھ والے دوست سے کہا آپ اٹھ جائیں اور ان کو بیٹھنے دیں۔ میں نے کہا نہیں آپ ان کو نہ اٹھائیں میں یہاں کھڑا ہی ٹھیک ہوں۔ لیکن وہ نہ مانے اور مجھے بٹھا ہی دیا۔ جب میں بیٹھ گیا تو انہوں نے دریافت کیا آپ کہاں جا رہے ہیں میں نے بتلایا کہ ربوہ جانا ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ میں سرگودھا جا رہا ہوں اور کھانے کے لئے کچھ نکالا اور کہا لگتا ہے صبح سے آپ نے کچھ کھایا نہیں۔ آپ تھوڑا بہت کھا لیں اور تھرماس سے چائے نکالی اور مجھے پینے کے لئے دی۔ میں شام کو ربوہ پہنچ گیا اور اگلے روز وہ فائل ناظر صاحب امور عامہ کو دی۔ جب میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا وہ فائل لے آئے ہو میں نے عرض کیا جی لے آیا ہوں اور ناظر صاحب امور عامہ کو دے آیا ہوں۔ لیکن میں نے مناسب نہ سمجھا کہ کل کا حال بیان کروں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور کی برکت سے اپنے فرشتوں سے میری مدد فرمائی۔

ربوہ میں تعمیر مکان

میں نے ربوہ میں مکان بنانا تھا۔ محلّہ دارالعلوم شرقی میں ایک کنال کا پلاٹ تو خرید لیا لیکن مکان بنانا بہت مشکل نظر آ رہا تھا۔ ہم نے گھر میں فیصلہ کیا کہ کرائے کے مکان سے اپنا مکان زیادہ بہتر ہوگا چاہے دو کمروں کا ہی کیوں نہ ہو۔ میں نے اس بات کا ذکر اپنے پیارے آقا حضرت خلیفة المسیح الثالث کی خدمت میں کیا۔ آپ نے فرمایا شروع کریں اللہ تعالیٰ مدد فرماوے گا اور ایک اینٹ پر دعا کر کے دی کہ اس اینٹ کو بنیاد میں رکھ دینا۔ ہم نے تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ حضور روزانہ دریافت فرماتے اب کہاں تک پہنچا ہے۔ میں روزانہ حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کر دیتا حضور کی دعاؤں سے مکان تعمیر ہو گیا اللہ تعالیٰ نے کس طرح سے غیب سے مدد فرمائی یہ خود ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ بہر حال مکان تعمیر ہونے کے بعد بجلی پانی کا مسئلہ تھا۔ اس پلاٹ میں کھارا پانی تک نہ نکلا میٹھا پانی تو دور کی بات ہے۔ پھر فیصلہ ہوا کنواں بنایا جائے۔ کنواں کھدوایا گیا۔ پانی بھی میٹھا نکل آیا۔ لیکن ریت کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ کھدائی کے دوران اشوک کے زمانہ کے سکے اور مہاتما بدھ کے مجسمے نکلے۔ صاف کرنے پر سکے تو سارے کے سارے بھُر گئے اور مجسمے اکثر تو بھر گئے لیکن دو مجسمے بچ گئے۔ ایک مجسمہ بالکل صحیح حالت میں تھا اس کو صاف کر کے میں نے حضور کو دے دیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا۔ یہ مکان عام مکانوں کی طرح سے نہیں بنا قدم قدم پر مشکلات تھیں اور صرف حضور کی دعائیں تھیں جو غیب سے سارے کام ہوتے جا رہے تھے۔ ایک دو مثالیں میں دے دیتا ہوں۔ بجلی والوں نے بجلی دینے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح سے کمیٹی والوں نے پانی دینے سے معذرت

کر دی۔ لیکن حضور کی دعاؤں سے یہ دونوں کام بھی خود بخود ہو گئے۔ پانی کا سن لیں ایک روز ریذیڈنٹ مجسٹریٹ صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتلائیں۔ میں نے عرض کی پانی کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ آپ نے سارا جائزہ لیا اور مجھ سے کہا ضیاء الدین صاحب آپ کے گھر میں تو پانی کا کنکشن نہیں دے سکتے۔ البتہ ایک کام کر سکتا ہوں۔ آپ کے دروازے پر پبلک کنکشن لگوا دیتا ہوں۔ میں نے کہا یہ تو اور بھی اچھی بات ہے۔ سارے محلے والوں کو آرام ہو جائے گا اور اگلے روز ہی کنکشن لگوا دیا بہر حال حضور کی دعاؤں سے یہ گھر ہر لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا۔

محلّہ میں خدمات

اسی گھر میں لجنہ کے اجلاسات ہوتے رہے۔ خاندان کی خواتین مبارکہ تشریف لاتی رہیں۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک لمبا عرصہ دارالعلوم شرقی کی صدر لجنہ رہیں۔ جرمنی آنے سے پہلے انہوں نے صدارت چھوڑی۔

یہ گھر محلّہ دارالعلوم شرقی جو اس وقت ڈگری کالج سے لے کر چھنیاں تک پھیلا ہوا تھا اس محلے کا سب سے پہلا گھر تھا اور دوسرا گھر محترم قاری محمد عاشق صاحب کا تھا۔ محلّہ کے پہلے صدر محترم قاری محمد عاشق صاحب بنے جب وہ جامعہ کے کوارٹروں میں تشریف لے گئے تو اس عاجز کو صدر محلّہ کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ اس طرح سے ہم نے بیت نور کی تعمیر بھی کی جو اس محلّہ کی پہلی بیت تھی اور اب اس کی دوبارہ تعمیر کی گئی ہے اور اس کا نام بیت المسرور رکھا گیا ہے۔

ویزا لگنے میں سہولت ہو گئی

میرا بڑا بیٹا عزیزم منیر الدین نصیر جرمنی آنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا اسلام آباد ویزا لگوانے سے پہلے حضور کی خدمت میں جا کر دعا کی درخواست کرو پھر اسلام آباد جانا۔ وہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر گیا وہاں سلیم صاحب ڈیوٹی پر تھے انہوں نے کہا منیر ملاقاتیں تو بند ہیں کیونکہ حضور کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ حضور نے سلیم صاحب کی بات سن لی اور دریافت فرمایا سلیم کس سے کہہ رہے ہو ملاقاتیں بند ہیں۔ سلیم صاحب نے جواب دیا کہ حضور ضیاء الدین صاحب کا بیٹا آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ حضور نے فرمایا ان کو اندر بھیج دو۔ حضور نے نہایت شفقت اور محبت سے منیر سے دریافت فرمایا اور پھر محبت سے منیر کی کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا گھبرانا نہیں پہلے پہلے کچھ مشکلات آئیں گی لیکن استقلال اور صبر سے کام لینا انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور حضور نے دعا کی۔ اگلے روز منیر ویزا کے لئے پہلے سوئٹزرلینڈ کی ایمبیسی گیا۔ وہاں سے ویزا لگوا کر جرمن ایمبیسی گیا۔ انہوں نے کہا درخواست دے دو تین ماہ تک بتلائیں گے۔ منیر نے کہا میری تو اگلے ہفتہ فلائٹ ہے تو پھر انہوں نے بھی ویزا لگا دیا۔ جب منیر ربوہ واپس آیا تو میں نے کہا تم تیاری کرو میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے دعا کے لئے عرض کر آؤں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو جب میں نے بتلایا کہ حضور کی دعا سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ویزا لگ گیا ہے۔ اب پرسوں اس کی فلائٹ ہے تو بہت خوش ہوئیں اور اپنی بہو کو بلا کر فرمایا اپنے بیٹے نواب منصور احمد کو ایک خط میری طرف سے اور ایک خط اپنی طرف سے لکھو کہ یہ ہمارے خاص احباب میں سے ہے۔ ان کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ نواب منصور احمد صاحب ان دنوں جرمنی میں مشنری انچارج اور امیر تھے اور مجھے فرمایا میں خاص طور پر عزیزم منیر کے لئے دعا کروں گی۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

منیر پہلے سوئٹزرلینڈ گیا وہاں ان دنوں مشنری انچارج اور امیر منیر کے دوست مولانا نسیم مہدی صاحب تھے ان کے پاس ایک ہفتہ ٹھہرا۔ پھر بذریعہ ٹرین فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر محترم نواب منصور احمد صاحب سے ملا اور ان کی والدہ اور دادی کا خط دیا۔ انہوں نے منیر کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کا تبرک

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت کا اس عاجز کو تقریباً ایک سال تک موقع ملا۔ آپ کی محبت اور شفقت کو میں آج بھی یاد کرتا رہتا ہوں۔ انہوں نے جس طرح محبت کا سلوک میرے ساتھ کیا اس طرح تو میری والدہ نے بھی نہیں کیا۔ انہوں نے مجھے وہ واقعہ بھی سنایا کہ کس طرح میری والدہ کی پھوپھی کے تین بچوں کی پرورش کی اور فرمایا ضیاء الدین صاحب اس طرح سے وہ بچے ایک آپ کے ماموں اور دو بیٹیاں آپ کی خالائیں لگیں اور حضرت نواب محمد علی صاحب کا ذکر کیا کہ انہوں نے بھی ان بچوں کو اپنے بچے سمجھ کر پرورش میں میرا ساتھ دیا۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے اس عاجز سے کہا میں نے آپ کے لئے حضرت مسیح موعود کے کپڑے کا تبرک رکھا ہوا ہے وہ میں آپ کو دوں گی۔ شرم اور احترام کی وجہ سے میں نے اس کی فرمائش نہیں کی اسی دوران آپ کی وفات ہو گئی۔ ایک روز میری اہلیہ صاحبہ کو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بلوا بھیجا اور آپ نے ایک کپڑے کا ٹکڑا دیا اور فرمایا یہ حضرت مسیح موعود کی قمیص کا ٹکڑا ہے میری اہلیہ صاحبہ نے اس ٹکڑے کے آٹھ ٹکڑے کئے اور اپنے آٹھ بچوں میں بطور تبرک حضرت مسیح موعود بانٹ دیئے جو کہ ہمارے بچوں کے پاس محفوظ ہے۔

اہلیہ صاحبہ کا ذکر خیر

خاکسار کی اہلیہ کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں کچھ بیان کر دیتا ہوں۔ آپ حضرت منشی عبدالحق صاحب کاتب والد ماجد حضرت مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی بیٹی تھیں اور محترم زبیر خلیل صاحب نائب امیر و افسر جلسہ سالانہ جرمنی کی پھوپھی تھیں۔ آپ بہت ہی نیک خاتون تھیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ دارالعلوم شرقی کی صدر لجنہ رہی ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی اوڈن والڈ کی صدر لجنہ رہی ہیں۔ آپ کو خلافت سے اور خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ اکثر ان کو گھر پر چائے کے لئے مدعو کیا کرتیں۔ خاص کر جب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے تشریف لاتے تو پھر آپ ان کو اور ان کی بیگم صاحبہ کو اور حضرت ام متین صاحبہ کو ضرور گھر پر دعوت دیتیں۔ یہاں جرمنی میں بھی صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ کو کھانے پر مدعو کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ گھر میں کوئی پریشانی تھی۔ تو آپ نے دعا کی اور خواب میں آپ کو حضرت اماں جان ملیں آپ نے فرمایا محمودہ تم ام ناصر کے پاس جاؤ اور دعا کے لئے کہو اور ان کی ایک قمیص بھی مانگنا اور دیکھنا خالی ہاتھ نہ جانا خواہ ایک چونی ہی بطور نذرانہ پیش کرنا اور جب کبھی کوئی پریشانی ہو تو ام ناصر والی قمیص پہن کر دعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ انہوں نے ایسے ہی کیا اور حضرت ام ناصر صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی خواب بیان کر دی۔ حضرت ام ناصر صاحبہ نے مسکرا کر فرمایا تو تم میری ہمنام ہو اور پھر وہ چونی بھی مجھے دے دو تا کہ ظاہری طور پر بھی خواب پوری ہو جائے اور آپ نے اپنی ایک قمیص عطا فرمائی۔ آپ اکثر تہجد کے وقت وہ قمیص پہنا کرتی تھیں۔ وفات والے دن بھی صبح تہجد میں وہ قمیص پہنی ہوئی تھی۔ اس وقت وہ قمیص عزیزم مظفر احمد ضیاء کی بیگم صاحبہ جو چوہدری بشیر احمد صاحب لوکل امیر ریڈ اسٹڈ کی بیٹی ہیں ان کے پاس محفوظ ہے۔ آپ جب کبھی حضور سے ملاقات کرتیں تو کبھی بھی خالی ہاتھ نہ جاتیں اور جب کبھی دعا کے لئے عرض کرتیں تو بھی کچھ نہ کچھ نذرانہ ضرور پیش کرتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی نظر شفقت سے ویزا مل گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زندگی میں ہی اس عاجز نے ایک خواب دیکھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دور شروع ہونے والا ہے اور خلیفۃ المسیح الرابع صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔ یہ خواب الفضل میں بھی شائع ہوئی تھی۔ میرا بیٹا احیاء الدین محمود جرمنی میں تین سال رہنے کے بعد واپس پاکستان آ گیا اور کہنے لگا مغرب تو دیکھ لیا ہے اب مشرق بھی دیکھ لوں۔ اس نے سنگاپور کا پروگرام بنایا اور سنگاپور جانے کے لئے مولوی محمد صدیق امرتسری اور مسعود احمد صاحب جہلمی اور محترم محمد عثمان چینی صاحبان نے راہنمائی فرمائی۔ جانے سے پہلے میں نے اس سے کہا کہ حضور سے مل کر جانا عزیزم محمود اپنی والدہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور کے ساتھ ایک تصویر بنوائی اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ حضور نے سنگاپور جانے کے لئے خاموشی اختیار کی اور فرمایا آپ سنگاپور چلے جائیں لیکن میرے خیال میں آپ دوبارہ جرمنی جانے کی کوشش کریں تو بہتر ہوگا۔ محمود کے لئے اب بہت مشکل تھی سب انتظامات ہو چکے تھے اگلے روز کے لئے سیٹ بک ہو چکی تھی۔ محمود کو ہم نے الوداع تو کر دیا لیکن دل میں ایک وسوسہ تھا۔ تیسرے روز حضور ہجرت کر کے لندن چلے گئے۔ میں نے محمود کو لکھا کہ کوشش کرو تمہارا ویزا لگ جائے تو تم بھی جرمنی چلے جاؤ۔ محمود کے جانے کے چند روز بعد ملیشیا کے ایک احمدی دوست جو انسپکٹر جنرل پولیس سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے مہمان خانہ بلایا اور کہا آپ کا بیٹا سنگاپور گیا ہے۔ آپ مشرق کے حالات نہیں جانتے اس کو ہر حالت میں سنگاپور سے جرمنی چلے جانا چاہئے اور انہوں نے مجھے اپنا کوالالمپور کا ایڈریس بھی دیا۔ محمود کو جب وہاں کے حالات کا پتہ لگا تو وہ کوالالمپور اپنے ایک دوست کے ساتھ ویزا کے لئے گیا۔ لیکن سب نے یہی جواب دیا پاکستان جا کر ویزا حاصل کریں۔ یہاں ویزا نہیں مل سکتا۔ سنگاپور کے ویزا کا وقت بھی ختم ہو رہا تھا اور محمود بہت پریشان تھا۔ جب ویزا صرف دو دن کا رہ گیا وہ پھر دوبارہ کوالالمپور ویزا کے لئے گیا۔ اس دفعہ وہ آسٹریا کی ایمبیسی میں گیا انہوں نے ویزا دے دیا۔ محمود نے وہاں سے ہی ایئر لائن کا پتہ کیا تو رومانیہ کی ایئر لائن کا ٹکٹ مل گیا وہ رومانیہ آ گیا ایک رات رومانیہ میں ٹھہرا اگلے روز آسٹریا آ گیا۔ پھر جرمنی میں داخل ہو گیا۔ جج صاحب نے کہا تم پہلے واپس کیوں چلے گئے تھے اور اس کا کیس منظور کر لیا اور پہلے والا عرصہ بھی شامل کر لیا اور جلد ہی نیشنلیٹی بھی مل گئی الحمدللہ۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا اور اس کا جرمنی آنا ہم سب کے لئے بابرکت ہوا۔ حضور کے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات اپنے اندر ایک شان اور صداقت رکھتی ہے۔

خلافت خامسہ کے متعلق مبشر خواب

اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بارے میں دو خوابوں کا ذکر کروں گا۔ میری اہلیہ کی والدہ صاحبہ جب قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائیں تو انہوں نے اپنی ایک خواب کا ذکر کیا۔ خواب تو پوری طرح سے مجھے یاد نہیں ہے لیکن اتنا یاد ہے کہ اس میں اس طرف اشارہ تھا کہ آئندہ کبھی خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے خاندان میں سے ہوگا۔ میری اہلیہ نے یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو بھی سنائی تھی۔ میری اہلیہ کی والدہ صاحبہ کا 1948ء میں ہی انتقال ہو گیا تھا۔ آپ حضرت منشی عبدالحق صاحب

(باقی صفحہ 5 پر)

ماخوذ

خوبصورت اور خطرناک شکاری پودے

یہ امر حیران کن ہے کہ پودے بھی کیڑے مکوڑے کھا جاتے ہیں مگر یہ ایک دلچسپ اور حیرت انگیز حقیقت ہے۔ انوکھی بات یہ ہے کہ یہ پودے ماہر شکاریوں کی طرح ان کیڑے مکوڑوں کو پھانس لیتے ہیں اور پھر چٹ کر جاتے ہیں۔ انوکھی ساخت، مخصوص نظام اور نرالا طریقہ واردات یہ ایسی منفرد اور نمایاں خوبیاں ہیں جو انہیں دیگر تمام پودوں میں انفرادیت بخشتی ہیں۔ یہ پودے پھولدار ہوتے ہیں اور ایسی دلدلی زمینوں میں پائے جاتے ہیں جہاں نائٹروجنی مرکبات، نائٹریٹ اور سلفر وغیرہ کی کمی ہو۔ چنانچہ ان مرکبات کی کمی کو یہ حشرات کا شکار کر کے پورا کر لیتے ہیں۔ قدرت نے اس مقصد کے لئے انہیں خاص ہتھیاروں اور دلچسپ حربوں سے لیس کیا ہے تاکہ یہ پودے حیران کن انداز میں ہوشیاری اور مہارت سے اپنا کام انجام دے سکیں۔ یہ اپنے خوبصورت رنگوں، مسحور کن خوشبو اور میٹھے رس (Nectar) کی بدولت شہد کی مکھیوں، تتلیوں، کیڑے مکوڑوں بھنوروں اور دیگر حشرات کو لبھاتے ہیں اور انہیں خاص قسم کے پھندوں میں پھانس کر ہضم کر جاتے ہیں۔ یہ خاص پھندے دراصل پودے کے چند حصوں میں ترمیم سے تشکیل پاتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر انہیں حشرات نہ ملیں تو دوسرے سبز پودوں کی طرح یہ اپنی خوراک خود تیار کر کے زندہ رہ سکتے ہیں لیکن گوشت کھانے سے یہ زیادہ صحت مندرہ کر بہتر بیج پیدا کرتے ہیں۔

صراحی دار پتوں والا پودا

ان پودوں میں زیادہ مشہور اور سرفہرست صراحی دار پتوں والا پودا (Pitcher Plant) ہے۔ اس پودے کا اصل نام نی پینتھر (Nepenther) ہے۔ یہ کوہ ہمالیہ کے مشرقی علاقوں کے علاوہ ملایا، جاوا اور سماٹرا کے جزائر میں دلدلی مقامات، تیز بارشوں سے دھلی اور دھند میں لپٹی چٹانوں پر اگتا ہے۔ اس کے پتے صراحی سے ملتی جلتی شکل کے ہوتے ہیں۔ ان صراحی دار پتوں کا دو تہائی حصہ عموماً بارشوں کے مقطر اور صاف شفاف پانی سے بھرا ہوتا ہے جس میں ہاضم مادے اور میٹھے رس وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ پیاسے مسافر اور سیاح اس بے ضرر پانی سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ صراحی کے دہانے چمکیلے لیس دار مادے اور لعاب سے تر ہوتے ہیں۔ دہانوں کے اندر نوکیلے، سخت اور حساس بال نیچے کو لٹکے ہوتے ہیں۔ صراحی کے منہ پر چھوٹے ضمنی پتے ڈھکن کا کام دیتے ہیں۔ حشرات وغیرہ اس کے خوبصورت رنگین پتوں کی وجہ سے متوجہ ہو کر جونہی اس پر بیٹھتے ہیں تو لیسدار لعاب کے باعث پھسل کر اندر صراحی میں چلے جاتے ہیں۔

صراحی کا ڈھکن فوراً بند ہو جاتا ہے اور اس کی اندرونی دیواروں میں موجود غدودوں سے خارج ہونے والی خاص کیمیائی رطوبتیں اسے تحلیل کر کے سیال مادوں میں تبدیل کر دیتی ہیں جنہیں پودا بطور غذا استعمال کرتا ہے۔ شکار کے ہضم ہوتے ہی پودے کے مخصوص میکانکی نظام کے تحت صراحی کا ڈھکن دوبارہ کھل جاتا ہے۔

وینس فلائی ٹریپ

یہ پودا کیرولینا (امریکہ) میں دلدلی اور سیلن زدہ مقامات پر پایا جاتا ہے۔ حشرات کے علاوہ چھوٹے موٹے پرندے بھی اس کی دست برد سے محفوظ نہیں۔ یہ پودا بھی اپنے پتوں ہی کی مدد سے شکار پھانس لیتا ہے جو درمیان سے دو برابر حصوں میں تقسیم ہو کر دروازے کے قبضے کے مانند پتے کی ایک درمیانی رگ (Mid. Rib) کے گرد حرکت کرتے ہیں۔ پتے کے کنارے پر بال نما ساختیں ہوتی ہیں جبکہ اندرونی طرف شکار کو متوجہ کرنے کے لئے خوشبودار رطوبتیں خارج کرنے والے غدود ہوتے ہیں۔ خوراک کی تلاش میں پھرنے والا کوئی حشرہ جب اس کی دلکشی اور خوشبو سے سحر زدہ ہو کر اس پر آن بیٹھتا ہے تو پودے پر موجود باریک مگر حساس بالوں سے چھو جاتا ہے جو شکار پکڑنے والے نظام کو متحرک کرتے ہیں۔ یہ بال ایک برقی رو پیدا کرتے ہیں۔ چنانچہ فوراً ہی پودے کا مخصوص نظام حرکت میں آجاتا ہے اور پتے کے دونوں حصے بڑی سرعت سے بند ہو کر شکار جکڑ لیتے ہیں۔ پتے کی اندرونی دیواروں سے نکلنے والی مخصوص رطوبتیں اور مادے اسے ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ تھوڑی ہی دیر بعد یہ بدنصیب حشرہ تحلیل ہو کر پودے کی خوراک بن جاتا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اگر ہم اپنے ہاتھ پر بیٹھی مکھی کو پکڑنا چاہیں تو شاید کامیاب نہ ہوں لیکن یہ شکاری پودا اپنے شکار کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر بڑی ہوشیاری، مہارت اور چابکدستی سے اسے جکڑ لیتا ہے۔

سن ڈیو

شکل و صورت مختلف ہونے کے باوجود اس خوبصورت شکاری پودے کا طریقہ واردات، وینس پودے سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے پتے کا ڈنٹھل لمبا اور پتہ چاروں طرف سے چمکدار خوشنما سرخ شبنمی بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ ان کے سروں پر رطوبت خارج کرنے والے گول چمکیلے غدود ہوتے ہیں لہٰذا یہ لمبے پتلے بال ایک لیسدار چپچپے مادے سے تر رہتے ہیں جن سے نکلنے والی مخصوص خوشبو حشرات کے لئے انتہائی کشش رکھتی ہے۔ اس خوبصورت پھول نما شکاری پھندے کی دلفریبی اور مسحور کن خوشبو قسمت کے مارے کیڑے کو اپنی جانب متوجہ کرتی ہے اور وہ بے اختیار اس پر آ بیٹھتا ہے تو لیسدار بالوں میں چپک کر پھنس جاتا ہے۔ پودے کا تنا جھومتا ہے تو پودے کے سب سے نچلے حصے میں پیدا ہونے والے برقی اشارے پودے کے مخصوص میکانکی نظام کو متحرک کرتے ہیں۔ چنانچہ جان چھڑانے کی سرتوڑ کوشش کے باوجود لچھے دار چپچپے بال کیڑے کو مکمل طور پر جکڑ لیتے ہیں بعد ازاں پودے کے مخصوص خلیوں سے لحمیات (پروٹین) توڑنے والا مواد خارج ہو کر اسے قابل ہضم بنا دیتا ہے۔

بلیڈر روٹ

اس پُراسرار اور حیرت انگیز ماہر شکاری پودے کا نظام تقریباً، پچر پلانٹ' جیسا ہی ہے۔ یہ آبی پودا ہے۔ اس کے پتے چھوٹی چھوٹی شاخوں کے مانند ہوتے ہیں۔ لیکن کچھ پتے تھیلی کی شکل کے ہوتے ہیں جو حشرات کے لئے موت کے بے رحم اور اندھے کنویں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تھیلی کا منہ میٹھے رس اور لمبے لمبے خوبصورت بالوں سے ڈھکا ہوتا ہے جن سے شکار کو فریب دینے اور پھانسنے میں مدد ملتی ہے۔ کیڑے جب تھیلی میں پہنچتے ہیں تو میکانکی ردعمل کے باعث اندرونی دباؤ سے تھیلی کا منہ بند ہو کر انہیں قید کر لیتا ہے۔ تھیلی کی اندرونی دیواروں میں موجود غدود اپنی رطوبت سے شکار کو قابل ہضم بناتے ہیں جسے پودا جذب کر لیتا ہے۔ شکار کو جذب کر لینے کے بعد بلیڈر روٹ کا تھیلی نما پھندا پھر سے کھل جاتا ہے تاکہ نیا شکار پھانس سکے۔

یہ دلچسپ اور عجیب و غریب صورتحال دیکھ کر انسان فرط حیرت سے انگلی دانتوں تلے داب لیتا ہے کہ علم و عقل کی دولت سے محروم اور فہم و شعور سے عاری یہ حشرات خور پودے جن میں ہڈیاں ہیں نہ پٹھے، کیونکر ایسی عمدگی، خوش اسلوبی اور مہارت سے شکار کرنے کا یہ منفرد اور اچھوتا عمل انجام دے لیتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات سے یہ حیران کن معلومات سامنے آئی ہیں کہ ان پودوں میں یہ سارا عمل ایک مربوط برقی (عصبی) نظام کے تحت نہایت منظّم اور میکانکی انداز میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ خوراک کی متلاشی مکھی یا کوئی حشرہ جب پھندے کا رس پینے کے لئے اس پر بیٹھ جاتا ہے اور اس کے بظاہر بے ضرر لیکن انتہائی حساس بالوں سے چھو جاتا ہے تو ردعمل میں ایک تیز برقی رو سارے پودے میں دوڑ جاتی ہے۔ اس برقی پیغام کے نتیجے میں پھندے کا شکار کو پکڑنے کا سارا نظام مستعد ہو جاتا ہے۔ مکھی کے دوبارہ بالوں کو حرکت دینے سے دوسری پیدا ہونے والی برقی لہر اس مربوط نظام کو تحریک دیتی ہے۔ نتیجتاً یہ نظام متحرک ہو کر بڑی سرعت سے پھندے کو بند کر دیتا ہے اور اپنے انجام سے بے خبر مکھی کو شکار کر لیتا ہے۔ پھندے کے بند ہوتے ہی اس کا نظام انہضام حرکت میں آجاتا ہے۔ مخصوص غدود (خلیے) ایسا مواد اور رطوبتیں خارج کرتے ہیں جو شکار کو گلانے کے بعد اسے تحلیل کر کے قابل ہضم سیال مادوں میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ انہیں جذب کرتے ہی اسی برقی نظام کے تحت نئے شکار کے انتظار میں موت کا یہ پھندا دوبارہ کھل جاتا ہے، دلچسپ امر یہ ہے کہ پھندے کو متحرک اور بند کرنے کے لئے اس کے حساس بالوں کو یکے بعد دیگر دو مرتبہ چھونا پڑتا ہے۔ اس دوہرے میکانکی عمل کی وجہ سے یہ پھندا شکار پر بلا کسی مقصد کے کبھی بند نہیں ہوتا مثلاً مکھی کا بالوں کو حرکت نہ دینے یا بارش کا پہلا قطرہ گرنے سے پھندا بلاوجہ متحرک نہیں ہوگا۔

درحقیقت ان حیرت انگیز اور انتہائی دلچسپ ماہر شکاری پودوں کا وجود، بناوٹ، پیچیدہ ساخت، طریقہ کار اور حیران کن نظام عمل اللہ رب العزت کی بے مثال کاریگری کا نمونہ اعلیٰ ترین صناعی کا شاہکار اور لازوال قدرت کا کرشمہ ہے جو اپنے اندر کارخانہ قدرت میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے رازق عالم کی پہچان اور معرفت کا سامان لئے ہوئے ہے۔

(اردو ڈائجسٹ جنوری 2008ء)

(بقیہ صفحہ 4)

کاتب کی اہلیہ تھیں اور عزیزم زبیر خلیل صاحب جو آجکل جرمنی میں نائب امیر اور افسر جلسہ سالانہ جرمنی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی دادی جان تھیں۔

دوسری خواب میری چھوٹی بہن کے بیٹے عزیزم پروفیسر محمد اسلم صاحب آسٹریلیا کی ہے انہوں نے مجھے بتلایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تشریف فرما ہیں ان کی دائیں جانب سیٹ پر ایک چھوٹی داڑھی والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اتنی دیر میں آسمان سے ایک نورانی روشنی کا ہیولا آیا ہے اور اس نے اس گاڑی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پھر وہ ہیولا آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔ تو دیکھا سیٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نہیں ہیں۔ سیٹ خالی ہے پھر ساتھ والے صاحب ڈرائیونگ سیٹ پر تشریف فرما ہو گئے۔ غور سے دیکھا تو وہ حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد تھے اور پھر دوبارہ وہی نورانی روشنی کا ہیولا آسمان سے اترا ہے اور دوبارہ ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور پھر وہ ہیولا بھی آسمان کی طرف پرواز کر گیا ہے۔ لیکن اس دفعہ سیٹ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس تشریف فرما ہیں۔ کتنی واضح اور صاف خواب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نور آپ کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔

یہ پروفیسر محمد اسلم صاحب مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم محمد اسحاق صاحب واقف زندگی کے بڑے بیٹے ہیں۔ آجکل آسٹریلیا میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس جب غانا میں تھے تو آپ کے ساتھ زندگی وقف کر کے تین سال غانا میں رہے۔

مکرم انوارالحق صاحب مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ ساؤتومے کا پہلا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5/اپریل 2008ء کو جماعت احمدیہ ساؤتومے کو اپنا پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

ساؤتومے دوجزیروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی ڈیڑھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اور رقبہ ایک ہزار مربع کلومیٹر ہے۔Atlantic Sea میں گابون اور کیمرون کے قریب سمندر میں واقع ہے۔1975ء میں پرتگیزی تسلط سے آزادی حاصل کی۔ دسمبر 2001ء میں حکومتی سطح پر جماعت کی رجسٹریشن عمل میں آئی۔

افسر جلسہ کی تقرری کے بعد ناظمین مقرر کئے گئے اور ہر ناظم کو اس کا کام سمجھایا۔سبھی نومبائع تھے اور سب کیلئے یہ پہلا تجربہ تھا لیکن سب نے بہت محنت اور بہت دلچسپی سے کام کیا۔

کیپٹل سے 35 کلومیٹر دور ایک شہر نیوش (Neves) کے مرکزی سیکنڈری سکول میں جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔جس میں شاملین کو 20 دن قبل شمولیت کیلئے دعوتی خطوط ارسال کر دیئے گئے تھے۔ 5/اپریل 2008ء کو نماز تہجد و نماز فجر اور درس قرآن سے آغاز کیا گیا۔9 بجے تمام حاضرین و مہمانان خصوصی سکول کے گراؤنڈ میں اکٹھے ہوئے اور لوائے احمدیت اور ساؤتومے کا جھنڈا لہرایا گیا اور دعا کی گئی۔ بیٹھنے کا انتظام سکول کے ایک بڑے ہال میں کیا گیا تھا جسے جماعتی بینرز اور پوسٹرز سے سجایا گیا تھا جو کہ لجنہ ساؤتومے نے تیار کئے تھے۔سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور پرتگیزی ترجمہ کے بعد ایک نومبائع خادم نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ منظوم کلام اردو میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھا اور بعد میں پرتگیزی میں اس کا ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں خاکسار نے تقریر کی اور احمدیت کا پیغام تفصیلاً تمام حاضرین کو سمجھایا۔اس کے بعد سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر ایک نومبائع ناصر نے تقریر کی۔اس کے بعد خلافت جوبلی کے حوالے سے ایک تقریر خلافت اور اس کی برکات پر ایک نومبائع خادم نے کی۔

اطفال و ناصرات کے تین گروپس نے ہر تقریر کے بعد پروگرامز پیش کئے۔ پہلے گروپ میں 5/اطفال و ناصرات شامل تھے جنہوں نے مکمل نماز حاضرین جلسہ کے سامنے ادا کر کے دکھائی۔ دوسرے گروپ نے جس میں 5/اطفال و ناصرات شامل تھے عربی زبان میں پچیس تعارفی فقرات آپس میں بول کر دکھائے۔ تیسرے گروپ میں 7/اطفال و ناصرات شامل تھے جنہوں نے دینی معلومات کے پچاس سوالات کے جوابات دیئے۔ تمام حاضرین خصوصاً بچوں کے پروگرامز سے بہت محظوظ ہوئے۔ دوران پروگرام نعرے بلند ہوتے رہے۔تقاریر اور پروگرامز کے بعد سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا اور حاضرین نے اہم اور بعض دلچسپ سوالات کئے جس کا انہیں تسلی بخش جواب دیا گیا۔بعض سوالات مہمانوں کے اپنے مذہب عیسائیت کے بارے میں بھی تھے کیونکہ اس علاقے میں جماعت کی طرف سے ہر ہفتہ لگائی جانے والی تعلیمی و تربیتی کلاس میں بہت سارے عیسائی اور دوسرے مذاہب والے اپنے مذاہب کے متعلق بھی پوچھنے کیلئے ہمارے پاس آتے ہیں ۔ بعدازاں حاضرین جلسہ کو تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا سب نے بہت اچھے الفاظ میں ہمارے اس پہلے جلسہ سالانہ کی تعریف کی اور ہر سال اسے منعقد کرنے کی تجویز دی۔ایک بات جو سب نے ہی متفقہ طور پر کہی وہ یہ تھی کہ دین حق کا یہ تعارف انہوں نے پہلی مرتبہ سنا ہے۔

جماعت کے اس پہلے سالانہ کے موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس میں مختلف سٹالز لگائے گئے مثلاً قرآن کریم کے مختلف تراجم سجائے گئے۔ جماعت کی کتب اور لٹریچر خصوصاً پرتگیزی زبان میں رکھا گیا۔اسی طرح مختلف ممالک میں جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے جماعتی اخبارات و رسائل رکھے گئے۔MTA کا سٹال لگایا گیا جس میں احمدیہ ٹی وی کا تعارف پیش کیا گیا۔ اسی طرح ہومیوپیتھی ادویات کا سٹال لگایا گیا۔ نیز ہیومینیٹی فرسٹ انٹرنیشنل کا ایک سٹال لگایا گیا جس میں مختلف ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ کے کاموں کو تصویری شکل میں پیش کیا گیا۔اسی طرح جماعت کی سرکردہ شخصیات کی تصاویر اور جماعت احمدیہ ساؤتومے کی سرگرمیوں کی بعض تصاویر آویزاں کی گئیں۔ تمام شاملین نے اس نمائش کو بہت سراہا اور بہت سا لٹریچر پڑھنے کیلئے طلب کیا۔ بعدازاں نماز ظہر اور عصر سکول کے گراؤنڈ میں باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد تمام شاملین جلسہ میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جسے لجنہ کی ہی ایک ٹیم نے نیشنل صدر لجنہ کی نگرانی میں تیار کیا تھا اس جلسے میں کل 152 مرد و خواتین اور بچوں نے شرکت کی ۔ خاص مہمانوں میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، ڈائریکٹر آف پولیس ڈیپارٹمنٹ، آفیسر ڈیپارٹمنٹ اور پریذیڈنٹ آف سوشل افیئر شامل تھے۔ان سب نے پروگرام کو بہت سراہا۔

یادگار کے طور پر جماعت احمدیہ ساؤتومے کی طرف سے ایک کیلنڈر بھی تیار کیا گیا جو کہ تمام شاملین جلسہ میں تقسیم کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی ملک کے نیشنل ٹیلی ویژن ساؤتومے TVS نے ریکارڈ کی اور اگلے دن خبروں میں نمایاں طور پر ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ کے ٹائٹل کے ساتھ پیش کی۔

آخر میں ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرتا ہوں۔ جلسے کی تاریخ 5/اپریل 2008ء عاملہ کی تجویز کے مطابق مقرر کی گئی جب شاملین کو جلسے کی دعوت دی گئی تو سب نے کہا کہ اس دن تو بہت بارش ہونی ہے کیونکہ ساؤتومے میں برسوں سے یہ روایت یا رسم ہے کہ 4 اور 5/اپریل کو ہر سال بہت زور کی بارش ہوتی ہے۔ خاکسار نے سب کو تسلی دی اور بارش نہ ہونے کے لئے ایک اجتماعی دعا کروائی اسی طرح جس جگہ جلسہ منعقد کرنا تھا وہاں جا کر بھی ایک اجتماعی دعا کروائی گئی کہ بارش کی وجہ سے ہمارا پروگرام ڈسٹرب نہ ہو۔بعض عیسائی جنہوں نے ہمیں دعا کرتے دیکھا طنزاً مسکراتے تھے کہ بارش کیسے رک سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے 4/اپریل کو سارا دن بارش نہیں ہوئی رات 8 بجے بارش ہوئی اور 4 گھنٹے جاری رہی 5/اپریل کی صبح موسم بہت خوشگوار ہو گیا اور سارا دن بارش نہیں ہوئی جبکہ 6/اپریل کو پھر بہت زور کی بارش ہوئی سب لوگوں نے بہت حیرانگی کا اظہار کیا۔

اللہ کے فضل سے جماعت ساؤتومے کا یہ پہلا جلسہ سالانہ بہت کامیاب رہا اور امید واثق ہے کہ یہاں جماعت کی ترقی میں اس سے مزید راہیں کشادہ ہوں گی۔

☆......☆......☆

شکرانے کے آنسو

مولا نے دکھایا ہے ہمیں پانچواں مظہر
دل کو مرے خود ان کی محبت سے بھرا ہے

وہ نور کہ چہرے پہ نگاہیں نہیں ٹکتیں
یہ کیوں نہ ہو اللہ تو خود ساتھ کھڑا ہے

سونپا ہے قلم وارثِ سلطان قلم نے
اور ساتھ اشاعت کا بھی کچھ کام دیا ہے

مجھ جیسی گنہگار پہ اکرام کی بارش
یہ سارا خلافت سے محبت کا مزا ہے

پانا ہے اگر کچھ تو اطاعت سے ملے گا
یہ درس ہمیں سارے بزرگوں نے دیا ہے

جاری ہیں مری آنکھوں سے شکرانے کے آنسو
ہر ذرہ تن حمد الٰہی میں جھکا ہے

ا۔ب۔ناصر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 94902 میں زیر اللہ

ولد محمد طفیل قوم جٹ پیشہ دکانداری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زیر اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94903 میں عمر حیات

ولد خضر حیات قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 27 سال بیعت 1992ء ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر حیات۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94904 میں ذوالقرنین

ولد خضر حیات قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذوالقرنین۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94905 میں سہیل احمد

ولد محمد ارشد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سہیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عابد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94906 میں تصوّر احمد

ولد رشید احمد قوم جٹ پیشہ فارغ عمر......سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تصوّر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عدنان پرویز

مسل نمبر 94907 میں شکیل احمد

ولد مختار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شکیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عابد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94908 میں ثاقب احمد

ولد مختار احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ثاقب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94909 میں عادل احمد

ولد محمد رفیق قوم جٹ پیشہ مزدوری عمر 18 سال بیعت......ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عادل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94910 میں ناصر احمد

ولد محمد اشرف قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94911 میں رمیز احمد

ولد نفیس احمد قوم کھوارہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رمیز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد مسعود۔ گواہ شد نمبر 2 عابد احمد

مسل نمبر 94912 میں طارق جاوید

ولد بشیر احمد خالد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طارق جاوید۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94913 میں امتیاز احمد

ولد محمد افضل قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 لقمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد مسعود

مسل نمبر 94914 میں عبدالوہاب

ولد عبدالستار قوم جٹ پیشہ مزدوری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالوہاب۔ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خالد محمود فہیم وصیت نمبر 35704

مسل نمبر 94915 میں مبارک احمد

ولد اظہر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-09-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود فہیم وصیت نمبر 35704۔ گواہ شد نمبر 2 اظہر احمد

مسل نمبر 94916 میں ذیشان صفدر

ولد ملک محمد صفدر قوم ملک ککے زئی پیشہ دوکانداری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ندیم آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان صفدر۔ گواہ شد نمبر 1 قاسم احمد ساہی وصیت نمبر 31502۔ گواہ شد نمبر 2 غضنفر وقار ساہی وصیت نمبر 36101

مسل نمبر 94917 میں منیب احمد

ولد محمد صدیق قوم ہنجراء پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ندیم آباد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-05 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد

منیب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 قاسم احمد ساہی وصیت نمبر 31502 گواہ شد نمبر 2 غضنفر وقار ساہی وصیت نمبر 36101

مسل نمبر 94918 میں خطیب الرحمٰن

ولد محمد امین قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڑی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خطیب الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 محمد امین۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء النصر منصور

مسل نمبر 94919 میں عامر سہیل

ولد ثناء اللہ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوگپور کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر سہیل۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء النصر منصور

مسل نمبر 94920 میں ظہیر احمد

ولد اعجاز احمد قوم باجوہ پیشہ مزدوری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لکھانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مصور احمد ثاقب وصیت نمبر 37144

مسل نمبر 94921 میں زوہیب ریاض

ولد ریاض احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لکھانوالی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 1 عدد پلاٹ برقبہ 2 مرلہ واقع بڈیانہ ایریا مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زوہیب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود فہیم۔ گواہ شد نمبر 2 مصور احمد ثاقب

مسل نمبر 94922 میں انیق احمد

ولد انور اشرف قوم سید پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انیق احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان اشرف۔ گواہ شد نمبر 2 اسد محمود

مسل نمبر 94923 میں محمد عثمان اشرف

ولد محمد اشرف قوم سید پیشہ زمیندارہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بلانوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع بلانوالہ گوہد پور مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان اشرف۔ گواہ شد نمبر 1 خالد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 اسد محمود

مسل نمبر 94924 میں خرم شہزاد

ولد محمد صفدر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خرم شہزاد۔ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد ججہ۔ گواہ شد نمبر 2 سیف اللہ

مسل نمبر 94925 میں ظہیر احمد

ولد عصمت اللہ قوم جٹ ججہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظہیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد ججہ۔ گواہ شد نمبر 2 نذر احمد

مسل نمبر 94926 میں وقار احمد

ولد ماسٹر ناصر احمد قوم جٹ ججہ پیشہ زمیندارہ عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھنو کے ججہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد ججہ گواہ شد نمبر 2 خرم عدیل

مسل نمبر 94927 میں مدبر احمد ملہی

ولد طاہر محمود ملہی قوم ملہی پیشہ طالب علم عمر 14 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوک داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مدبر احمد ملہی۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مقدس اقبال

مسل نمبر 94928 میں عطاء الحیٔ چیمہ

ولد جاوید اقبال چیمہ قوم چیمہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عطاء الحیٔ چیمہ۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مقدس اقبال

مسل نمبر 94929 میں عبدالغفور

ولد غلام حسین قوم مغل پیشہ دکاندار عمر 52 سال بیعت ...... ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 9 مرلہ واقع داتا زید کا مالیتی -/1000000 روپے (2) آرا مشین مالیتی -/100000 روپے (3) ٹریکٹر ایک عدد مالیتی -/100000 روپے (4) پلاٹ برقبہ 5 مرلہ واقع سلام نگر پل مانگا مالیتی -/5000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالغفور۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مقدس اقبال

مسل نمبر 94930 میں فیضان احمد

ولد رضوان اختر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلور براہمان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیضان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر سجاد احمد

مسل نمبر 94931 میں احسن محمود

ولد محمد اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلور براہمان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احسن محمود۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر سجاد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان احمد

مسل نمبر 94932 میں طیبہ اقبال

بنت محمد اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلور براہمان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طیبہ اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر سجاد احمد

مسل نمبر 94933 میں شمشاد پروین

بنت نذیر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلور براہمان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمشاد پروین۔ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر سجاد احمد

مسل نمبر 94934 میں مبارکہ سعادت

زوجہ سعادت احمد گھمن قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش

وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/110000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (3) زرعی اراضی برقبہ ایک ایکڑ مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ سعادت۔ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 بابر شفیق احمد

مسل نمبر 94935 میں ملیحہ سعادت

ولد سعادت احمد گھمن قوم گھمن پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ملیحہ سعادت۔ گواہ شد نمبر 1 عزیز احمد گھمن۔ گواہ شد نمبر 2 ریاض احمد گھمن

مسل نمبر 94936 میں فیضان احمد

ولد محمد یوسف زرگر چوہدری قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سلانکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیضان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر سجاد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ذیشان احمد

مسل نمبر 94937 میں سرفراز احمد

ولد خالد جمیل قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سرفراز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر سجاد احمد

مسل نمبر 94938 میں ملک آفتاب احمد

ولد ملک طارق احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈپھئی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک آفتاب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 احمد دین۔ گواہ شد نمبر 2 باسل احمد ملک

مسل نمبر 94939 میں وجاہت احمد

ولد مبشر احمد قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈپھئی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت احمد۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد

مسل نمبر 94940 میں بشارت احمد ثانی

ولد منصور احمد قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بشارت احمد ثانی۔ گواہ شد نمبر 1 محمد امجد شاد۔ گواہ شد نمبر 2 بلال احمد بٹ

مسل نمبر 94941 میں عامر اسلم

ولد محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر اسلم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد امجد شاد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اسلم

مسل نمبر 94942 میں شیخ عظیم نائیک

ولد محمد عظیم نائیک قوم نائیک پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگوکی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سمیع عظیم نائیک۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عظیم نائیک۔ گواہ شد نمبر 2 محمد امجد شاد

مسل نمبر 94943 میں گل احمد

ولد فاروق احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ گل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود وصیت نمبر 36323۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 34711

مسل نمبر 94944 میں اسد احمد

ولد اعجاز احمد قوم سندھو پیشہ مزدوری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود وصیت نمبر 36323۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 34711

مسل نمبر 94945 میں شہزاد احمد

ولد اعجاز احمد قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شہزاد احمد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 سعید احمد وصیت نمبر 34711

مسل نمبر 94946 میں منور احمد باجوہ

ولد محمد حسین باجوہ (مرحوم) قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی برقبہ 4/1 ایکڑ واقع کوٹ سردار خان مالیتی -/1600000 روپے (2) مکان رہائشی برقبہ 8 مرلہ واقع سول لائنز ڈسکہ مالیتی -/2000000 روپے (3) 1 عدد کار مالیتی -/830000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/70000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/50000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منور احمد باجوہ گواہ شد نمبر 1 مبرور احمد باجوہ وصیت نمبر 37802۔ گواہ شد نمبر 2 احمد فرحان ہاشمی وصیت نمبر 30086

مسل نمبر 94947 میں وقار احمد

ولد محمد نذیر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنڈن سیان ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقار احمد۔ گواہ شد نمبر 1 وقاص سیان وصیت نمبر 70943۔ گواہ شد نمبر 2 غضنفر وقار ساہی وصیت نمبر 36101

مسل نمبر 94948 میں عمران منیر

ولد منیر احمد نعیم قوم چوہان پیشہ کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورہ پورہ پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمران منیر۔ گواہ شد نمبر 1 نوید الاسلام۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید

مسل نمبر 94949 میں عتیق الرحمٰن

ولد عبدالرحمٰن قوم راجپوت بھٹی پیشہ دکانداری (معاون والد) عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرو چک ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-10-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عتیق الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 تنویر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد

مسل نمبر 94950 میں محسن محمود

ولد محمود احمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی

احمدی ساکن کشن پورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محسن محمود۔ گواہ شد نمبر 1 افضال احمد۔ گواہ شد نمبر 2 امجد محمود

مسل نمبر 94951 میں انعام اللہ قیصر

ولد ماسٹر عبدالرزاق قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لبےّ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/11500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انعام اللہ قیصر۔ گواہ شد نمبر 1 ماسٹر عبدالرزاق گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد گورائیہ مربی سلسلہ

مسل نمبر 94952 میں ملک یاسر اللہ

ولد ملک ظفر اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 27-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک یاسر اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک حسن طارق۔ گواہ شد نمبر 2 ملک بلال بن طارق

مسل نمبر 94953 میں عثمان طاہر خان

ولد حمید اللہ خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 06-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان طاہر خان۔ گواہ شد نمبر 1 افضال احمد گواہ شد نمبر 2 فرید احمد بھٹی

مسل نمبر 94954 میں حسان معز

ولد خالد احمد شمس قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی نور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حسان معز۔ گواہ شد نمبر 1 عطاء الحیٔ کامران۔ گواہ شد نمبر 2 توحید احمد

مسل نمبر 94955 میں آصف لقمان

ولد ملک خالد محمود قوم ملک پیشہ راجگیری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت راجگیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آصف لقمان۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی وصیت نمبر 33633۔ گواہ شد نمبر 2 محمد جاوید

مسل نمبر 94956 میں شہباز احمد

ولد ملک صلاح الدین قوم ملک پیشہ راجگیری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت راجگیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شہباز احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی وصیت نمبر 33633۔ گواہ شد نمبر 2 محمد جاوید

مسل نمبر 94957 میں ذیشان احمد

ولد نسیم احمد قوم ریحان پیشہ ڈرائیور عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 منیب احمد۔ گواہ شد نمبر 2 افضل جاوید

مسل نمبر 94958 میں مبرور احمد

ولد محمود احمد طارق قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 04-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبرور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی وصیت نمبر 33633۔ گواہ شد نمبر 2 محمد جاوید

مسل نمبر 94959 میں الطاف احمد

ولد مظفر احمد قوم ریحان پیشہ مکینک عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ الطاف احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی وصیت نمبر 33633۔ گواہ شد نمبر 2 محمد جاوید

مسل نمبر 94960 میں رابعہ اسلم

زوجہ محمد اسلم قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 12-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/80000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رابعہ اسلم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسلم۔ گواہ شد نمبر 2 میاں مسعود احمد

مسل نمبر 94961 میں طاہر احمد ملک

ولد ملک شفیق احمد (مرحوم) قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 11-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 15 مرلہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ -/7000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالوحید قریشی۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ امیر حسین

مسل نمبر 94962 میں فراز طاہر احمد ملک

ولد طاہر احمد ملک قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 25-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فراز طاہر احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید قریشی

مسل نمبر 94963 میں بشریٰ عبدالسلام

بنت ملک عبدالسلام قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ اسلام۔ گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالرحمٰن گواہ شد نمبر 2 میاں مسعود احمد

مسل نمبر 94964 میں صائمہ اسلام

بنت ملک عبدالسلام قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 05-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ اسلام۔ گواہ شد نمبر 1 ملک عبدالرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 میاں مسعود احمد

مسل نمبر 94965 میں عبدالحیٔ

ولد حبیب احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/90000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالحیٔ۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالقدیر

مسل نمبر 94966 میں شمیم ملک

زوجہ ملک مبشر احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولے 8 ماشے مالیتی -/26833 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار

بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمیم ملک۔ گواہ شد نمبر 1 ملک مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اعظم صدیقی

مسل نمبر 94967 میں قمر احمد عامر

ولد ملک مبشر احمد قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/22500 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ قمر احمد عامر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم صدیقی گواہ شد نمبر 2 فرقان باصر صدیقی

مسل نمبر 94968 میں کلیم اللہ

ولد چوہدری نور محمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کلیم اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد شاہد۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ امیر حسین

مسل نمبر 94969 میں ادیبہ جہان

زوجہ کلیم اللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ادیبہ جہان۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد شاہد۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ امیر حسین

مسل نمبر 94970 میں نعیم احمد شاہد

ولد چوہدری نور محمد قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعیم احمد شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبد الرشید

مسل نمبر 94971 میں محمد اقبال

ولد حبیب اللہ قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد شاہد

مسل نمبر 94972 میں رانا نصیر الدین

ولد رانا علاؤالدین قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان برقبہ 10 مرلہ واقع راولپنڈی مالیتی -/4000000 روپے (حصہ داران 4 بھائی 1 بہن) (2) پلاٹ برقبہ 1 کنال واقع فیصل آباد مالیتی -/1500000 روپے (4) کاروبار میں رقم انویسٹ مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/17000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا نصیر الدین۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبد القدیر۔ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ

مسل نمبر 94973 میں نجمہ نصیر

زوجہ رانا نصیر الدین قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 20 تولے مالیتی -/460000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نجمہ نصیر۔ گواہ شد نمبر 1 رانا نصیر الدین۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم

مسل نمبر 94974 میں انعم طارق

بنت طارق رؤف خان قوم برلاس پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 16.55 گرام مالیتی -/34000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انعم طارق۔ گواہ شد نمبر 1 طارق رؤف خان۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبد القدیر

مسل نمبر 94975 میں دانیال احمد خان

ولد طارق رؤف خان قوم برلاس پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ دانیال احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 طارق رؤف خان۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبد القدیر

مسل نمبر 94976 میں تنویر نعیم

زوجہ ملک نعیم طارق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع راولپنڈی مالیتی -/200000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/24000 روپے (3) حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تنویر نعیم۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ممتاز احمد عمر۔ گواہ شد نمبر 2 ملک نعیم طارق

مسل نمبر 94977 میں شاہدہ پروین

زوجہ ملک طاہر احمد قوم اعوان پیشہ پنشنر عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000+5400 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہدہ پروین۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین۔ گواہ شد نمبر 2 عبد الوحید قریشی

مسل نمبر 94978 میں محمود لطیف فیضی

ولد لطیف احمد فیضی قوم سندھو جٹ پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-08-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمود لطیف فیضی۔ گواہ شد نمبر 1 عمیر نثار۔ گواہ شد نمبر 2 شہزاد مجیب

مسل نمبر 94979 میں عائشہ خالد

بنت محمد مصطفیٰ خالد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عائشہ خالد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم الرحمٰن طارق

مسل نمبر 94980 میں حانیہ خالد

بنت محمد مصطفیٰ خالد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حانیہ خالد۔ گواہ شد نمبر 1 طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم الرحمٰن طارق

مسل نمبر 94981 میں جنید حلیم

ولد عبد الحلیم قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جنید حلیم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انصر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 احمد جمال

مسل نمبر 94982 میں زاہدہ الیاس

زوجہ محمد الیاس قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے چار تولے مالیتی -/97000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زاہدہ الیاس گواہ شد نمبر 1 زاہد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد الیاس

مسل نمبر 94983 میں آسیہ زاہد

زوجہ زاہد احمد قوم لنگاہ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/100000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ آسیہ زاہد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس گواہ شد نمبر 2 زاہد احمد

مسل نمبر 94984 میں احسان احمد قمر

ولد عرفان احمد قوم مانگر پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) کاروبار میں انویسٹ رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احسان احمد قمر۔ گواہ شد نمبر 1 حکیم محمد اسلم جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالقدیر

مسل نمبر 94985 میں ماسٹر اویس احمد

ولد شمس الحق قوم سید پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت 1993ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ماسٹر احمد اویس۔ گواہ شد نمبر 1 احمد جمال۔ گواہ شد نمبر 2 توقیر احمد

مسل نمبر 94986 میں سعدیہ اشتیاق

زوجہ اشتیاق احمد ملک قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 3 تولے مالیتی -/69900 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے (3) ترکہ کی قیمت -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سعدیہ اشتیاق۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد خان

مسل نمبر 94987 میں سمیرا اشتیاق

بنت اشتیاق احمد ملک قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 10 گرام مالیتی -/19800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرا مشتاق۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ابرار احمد خان

مسل نمبر 94988 میں طوبیٰ کومل

زوجہ ارمغان احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 175 گرام مالیتی -/314929 روپے (2) حق مہر ادا شدہ بصورت درج بالا زیور اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طوبیٰ کومل۔ گواہ شد نمبر 1 داؤد احمد ملک۔ گواہ شد نمبر 2 ارمغان احمد داؤد

مسل نمبر 94989 میں مریم یٰسین خان

ولد محمد یٰسین خان قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1996ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے (2) ترکہ والدین رہائشی مکان کا حصہ وصول شدہ -/34000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریم یٰسین خان گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 عزیز احمد باجوہ

مسل نمبر 94990 میں بلال احمد

ولد رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شعیب احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 سید شعیب اللہ

مسل نمبر 94991 میں نثار احمد قریشی

ولد محمد اعظم قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نثار احمد قریشی۔ گواہ شد نمبر 1 شعیب احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد باجوہ

مسل نمبر 94992 میں محمد احسن

ولد محمد اعظم قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد احسن۔ گواہ شد نمبر 1 شعیب احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد باجوہ

مسل نمبر 94993 میں شہناز مبشر

زوجہ مبشر احمد ڈار قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-08-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے (2) رہائشی مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/1500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شہناز مبشر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اعظم قریشی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد افضل قریشی

مسل نمبر 94994 میں عرفان احمد

ولد محمد سراج (مرحوم) قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد وسیم وصیت نمبر 46164۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید اختر

مسل نمبر 94995 میں وحید احمد

ولد محمد سراج (مرحوم) قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وحید احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد وسیم وصیت نمبر 46164۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید اختر

مسل نمبر 94996 میں فائزہ غفور

بنت عبدالغفور قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ منصور۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وسیم

مسل نمبر 94997 میں حبہ غفور

بنت عبدالغفور قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت ...... مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حبہ غفور۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد وسیم

مسل نمبر 94998 میں علی وسیم احمد

ولد وسیم احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ علی وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خرم شہزاد صدیقی

مسل نمبر 94999 میں عاصم وسیم احمد

ولد وسیم احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عاصم وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 علی وسیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عمر وسیم احمد

مسل نمبر 95000 میں تہمینہ ڈار

بنت وسیم احمد ڈار قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 23 گرام مالیتی -/45540 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ تہمینہ ڈار۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد ڈار۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ امیر حسین

مسل نمبر 95001 میں عادل احمد ڈار

ولد وسیم احمد ڈار قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عادل ڈار۔ گواہ شد نمبر 1 منیر احمد ڈار۔ گواہ شد نمبر 2 وفا مجید

مسل نمبر 95002 میں سید عرباض الحسن

ولد سید ریحان الحسن قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویسٹریج 1 راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید عباض الحسن۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خرم شہزاد صدیقی

مسل نمبر 95003 میں مسعودہ ضیاء

زوجہ ضیاء الحق قوم جنجوعہ پیشہ ٹیچر عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن افشاں کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 2 تولے مالیتی -/35000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مسعود ضیاء۔ گواہ شد نمبر 1 ضیاء الحق۔ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر خورشید

مسل نمبر 95004 میں اِرم احمد

زوجہ محمد احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ویسٹریج 3 راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 12 تولے مالیتی -/279600 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اِرم احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حفیظ احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 علی اقتدار احمد

مسل نمبر 95005 میں نوشینہ شاہین

زوجہ محمد ارشد زبیر قوم ٹھکر پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 130 گرام مالیتی -/260000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ بصورت درج بالا زیور۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نوشینہ شاہین۔ گواہ شد نمبر 1 محمد نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد ارشد زبیر

مسل نمبر 95006 میں عظمیٰ نور الزمان

زوجہ حافظ نور الزمان قوم لودھراں پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 4 تولے مالیتی -/90000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عظمیٰ نور الزمان گواہ شد نمبر 1 محمد حسن۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ نور الزمان

مسل نمبر 95007 میں اسامہ ابراہیم

ولد فیض احمد گھمن قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملت روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسامہ ابراہیم۔ گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خرم شہزاد صدیقی

مسل نمبر 95008 میں عثمان مشہود

ولد مشہود احمد قوم جنال پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان مشہود۔ گواہ شد نمبر 1 منصور سعید۔ گواہ شد نمبر 2 علی مشہود

مسل نمبر 95009 میں باطش پرویز چٹھہ

ولد امجد پرویز چٹھہ قوم چٹھہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رسول ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ باطش پرویز چٹھہ۔ گواہ شد نمبر 1 سہیل احمد گواہ شد نمبر 2 منصور سعید

مسل نمبر 95010 میں خواجہ عبدل علی

ولد خواجہ عبد الودود قوم خواجہ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خواجہ عبدل علی۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبد القدیر

مسل نمبر 95011 میں سید تہمینہ آفاق

زوجہ سید آفاق قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے تین تولے مالیتی -/70000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سیدہ تہمینہ آفاق۔ گواہ شد نمبر 1 ضیاء الاسلام۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اقبال

مسل نمبر 95012 میں سلیم اختر چغتائی

زوجہ گلزار احمد چغتائی قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت 1968ء ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ ساڑھے چار مرلہ مالیتی -/2500000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 5 تولہ مالیتی -/100000 روپے (3) حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سلیم اختر چغتائی۔ گواہ شد نمبر 1 گلزار احمد چغتائی۔ گواہ شد نمبر 2 محی الدین چغتائی

مسل نمبر 95013 میں اسماء محی الدین

زوجہ محی الدین چغتائی قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/150000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ اسماء محی الدین۔ گواہ شد نمبر 1 محی الدین چغتائی۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر ابرار احمد چغتائی

مسل نمبر 95014 میں عابدہ رفعت

بیوہ رفعت محمود خان (مرحوم) قوم ککے زئی پیشہ کاروبار عمر 63

سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عیدگاہ روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نیشنل سیونگ سنٹر میں فکس رقم -/1950000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/225000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20800 روپے ماہوار بصورت منافع مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عابدہ رفعت۔ گواہ شد نمبر 1 شرجیل احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 انتصار احمد خان

مسل نمبر 95015 میں جویریہ رفعت

بنت رفعت محمود خان قوم ککے زئی پیشہ ٹیچر عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عیدگاہ روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 4 تولہ مالیتی -/93200 روپے (2) نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ رقم -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ جویریہ رفعت گواہ شد نمبر 1 شرجیل احمد خان۔ گواہ شد نمبر 2 انتصار احمد خان

مسل نمبر 95016 میں لئیق احمد

ولد محمد یعقوب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عزیز کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ لئیق احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شکیل اکرم۔ گواہ شد نمبر 2 وجاہت احمد ریحان

مسل نمبر 95017 میں سید احمد فاران

ولد اشراق احمد مبشر قوم سید پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید احمد فاران۔ گواہ شد نمبر 1 لئیق احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ملک محمد عبداللہ ریحان

مسل نمبر 95018 میں رضیہ فردوس

زوجہ عبدالستار قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے (2) حق مہر وصول شدہ -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رضیہ فردوس۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد وصیت نمبر 17717۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالکریم باسط

مسل نمبر 95019 میں فرزانہ عبدالستار

بنت عبدالستار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرزانہ عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد وصیت نمبر 17717۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار

مسل نمبر 95020 میں حمیرا عمران

زوجہ محمد عمران قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/230000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیرا عمران۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم باسط وصیت نمبر 30600۔ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر نذیر احمد وصیت نمبر 22867

مسل نمبر 95021 میں حمیرا شاہد

زوجہ شاہد محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 8 تولے مالیتی -/150000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/60000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ حمیرا شاہد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالکریم باسط وصیت نمبر 30600 گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر نذیر احمد وصیت نمبر 22867

مسل نمبر 95022 میں قیوم نسرین

زوجہ ملک سیف اللہ ٹوانہ قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ مالیتی -/1600000 روپے (2) طلائی زیور بوزن $11\frac{1}{2}$ تولہ مالیتی -/265000 روپے (3) حق مہر -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت بنک منافع + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قیوم نسرین گواہ شد نمبر 1 چوہدری شوکت اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 تیمور رضاء

مسل نمبر 95023 میں قیصرہ عظمت

زوجہ چوہدری عظمت اللہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے چھ تولے مالیتی -/215000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/75000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قیصرہ عظمت۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری شوکت اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری شفقت اللہ

مسل نمبر 95024 میں رافعہ شوکت

زوجہ چوہدری شوکت اللہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 60 گرام مالیتی -/117000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رافعہ شوکت۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری شوکت اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 تیمور رضا

مسل نمبر 95025 میں شاہدہ نصیر

زوجہ نصیر احمد اعوان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/22300 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ نصیر۔ گواہ شد نمبر 1 فرخ نصیر اعوان۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالقدیر

مسل نمبر 95026 میں فِضّہ الیاس

بنت محمد الیاس قوم ڈھلو پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک پراچہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فِضّہ الیاس۔ گواہ شد نمبر 1 محمد الیاس۔ گواہ شد نمبر 2 زاہد احمد

مسل نمبر 95027 میں نبیلہ طاہر

زوجہ مرزا طاہر رحیم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک کھبہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 6 تولہ مالیتی -/138000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نبیلہ طاہر گواہ شد نمبر 1 مرزا طاہر رحیم۔ گواہ شد نمبر 2 مرزا عبدالرحیم

مسل نمبر 95028 میں منصورہ مبارک

زوجہ مبارک احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شمس آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 23 گرام مالیتی -/45500 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ منصورہ مبارک۔ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد۔ گواہ شد نمبر 2 علی سلمان

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

❁ مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے خالہ زاد بھائی مکرم سید نعیم احمد صاحب امین جماعت احمدیہ کراچی وصدر حلقہ گلشن جامی کراچی کو جامعہ کراچی نے شعبہ بحری علوم میں پی ایچ ڈی کی ڈگری دینا منظور کی ہے۔ آپ نے اپنا مقالہ بحری طبیعات میں آب شمالی بحیرہ عرب پر تحریر کیا تھا جس کو کینیڈا اور آسٹریلیا کے ماہرین نے جانچا تھا۔ موصوف نے 1981 سے 1983ء تک نصرت جہاں سکیم کے تحت بشیر ہائی سکول کمپالا یوگنڈا میں بطور وقف خدمات سرانجام دی تھیں اور آجکل وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کے ادارہ بحری علوم کراچی میں سینئر ریسرچ آفیسر کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور اپنے فضل کی راہوں پر چلاتے ہوئے جماعت کے لئے اور ملک کے لئے حقیقی معنوں میں مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم ندیم احمد تنویر بٹ صاحب کارکن نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم ابراہیم احمد قمر بٹ صاحب بشیر آباد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5 جنوری 2009ء کو بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نفیسہ قمر عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم عبداللطیف بٹ صاحب ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی اور دین کی خادمہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم ملک نصر اللہ خان صاحب سیکرٹری امور عامہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم ملک فرید احمد صاحب کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے 21 نومبر 2008ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام ماہم تجویز کیا گیا ہے۔ بچی مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی ہے اور مکرم بشیر احمد صاحب وڑائچ نائب صدر فیصل ٹاؤن لاہور ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ بابت ترکہ مکرمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ)

❁ مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امۃ العزیز بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا حمید احمد صاحب وفات پاچکی ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1/3 کوٹھی البشریٰ رقبہ 4 کنال دارالصدر غربی ربوہ الاٹ ہے۔ اس کی خانگی تقسیم اس طرح ہوئی ہے کہ قطعہ نمبر 1/3 دارالصدر غربی میں سے 4 کنال کا جنوبی حصہ ایک کنال مکرم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب، مکرمہ املا خان صاحبہ، مکرمہ صائمہ صاحبہ اور شمالی حصہ ایک کنال خاکسار امۃ الرقیب اور درمیانی حصہ دو کنال مکرمہ امۃ الغفور کوثر صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرمہ امۃ الغفور کوثر صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ (مرحومہ) (بیٹی)

وفات یافتہ بیٹی کے ورثاء

1۔ مکرم نواب مصطفیٰ احمد خان صاحب (خاوند)
2۔ مکرمہ املا خان صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ صائمہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں خالی آسامیاں

❁ مندرجہ ذیل سپیشلسٹ /رجسٹرار /نرسنگ آسامیوں کی فضل عمر ہسپتال میں فوری ضرورت ہے۔

ای این ٹی سپیشلسٹ
گائنی سپیشلسٹ
آئی سپیشلسٹ
میڈیکل /گائنی /سرجیکل رجسٹرار ۔ میل /فی میل
نرسز میل /فی میل
ریڈیوگرافر اور لیبارٹری اسسٹنٹ

کوالیفائیڈ خواہشمند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب /امیر صاحب جماعت کی سفارش سے بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ جلد روانہ کریں۔ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

معلومات برائے آسٹریلین امیگریشن

❁ آسٹریلیا کی مستقل رہائش کیلئے خواہشمند ایسے افراد جنہوں نے درج ذیل فیلڈز میں کوالیفکیشن اور تجربہ حاصل کیا ہو۔ درخواست دے سکتے ہیں۔

1۔ پیرامیڈکس 2۔ نرسز (میل اینڈ فی میل)
3۔ بلڈرز 4۔ پلمبرز 5 مکینکس 6۔ الیکٹریشنز
7۔ کنسٹرکشن ٹریڈرز

انہیں مستقل رہائش کے لئے اپنی باری کا انتظار نہیں کرنا پڑے گا بلکہ ان کی درخواستوں پر ترجیحی بنیادوں پر کارروائی کی جائے گی۔ یہ سکیم یکم جنوری 2009ء سے عمل میں آ رہی ہے۔ درخواست کے لئے فارم اور مزید معلومات وطریقہ کار درج ذیل ویب سائٹ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

www.immi.gov.au

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

❁ نیشنل ٹیکسٹائل یونیورسٹی فیصل آباد نے درج ذیل چار سالہ ڈگری پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(i) بی ایس سی (آنرز) ان پولی مر سائنس (ii) بیچلر آف ٹیکسٹائل اینڈ اپیرل ڈیزائن (iii) بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آنرز) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 21 جنوری 2009ء ہے جبکہ ٹیسٹ 25 جنوری 2009ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے 041-9230093 یا ویب سائٹ www.ntu.edu.pk ملاحظہ کریں۔

❁ ورچوئل یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

i۔ بی ایس پروگرامز (چار سالہ) اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس کامرس، بزنس ایڈمنسٹریشن، پبلک ایڈمنسٹریشن کمپیوٹر سائنس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ماس کمیونیکیشن، سائیکالوجی

ii۔ بیچلرز پروگرامز (دوسالہ) بی ایس سی کمپیوٹر سائنس، بی کام، بی بی اے، بی اے، سائیکالوجی

(iii) ماسٹرز پروگرامز (دوسالہ) ایم سی ایس، ایم آئی ٹی ایم بی اے مزید معلومات کیلئے 042-111-880-880 یا ویب سائٹ www.vu.edu.pk پر رابطہ کریں۔

❁ پوسٹ گریجوایٹ کالج آف نرسنگ جیل روڈ لاہور نے درج ذیل ایک سالہ پوسٹ بلیک سپیشلائزڈ نرسنگ ایجوکیشنل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (i) پیڈیاٹرک (ii) سیکائٹری (iii) کارڈیک کیئر (iv) ایکسیڈنٹ ایمرجنسی (v) آپتھلمالوجی (vi) نیوروسائنسز (vii) نرسنگ مینجمنٹ۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2009ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 042-9203615-16 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

مصری ادیب۔ ڈاکٹر طہٰ حسین

16 جنوری 1889ء مصر کے مشہور ادیب اور سابق وزیر تعلیم، ڈاکٹر طہٰ حسین کی تاریخ پیدائش ہے۔

انہوں نے قاہرہ اور پیرس یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی اور 1920ء سے 1932ء تک فواد یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر رہے۔ بعدازاں انہوں نے انڈر سیکرٹری کے عہدے پر کام کیا۔ 1951ء سے 1952ء تک مصر کے وزیر تعلیم رہے۔

ڈاکٹر طہٰ حسین اگرچہ نابینا تھے۔ لیکن انہوں نے اس معذوری کو کبھی راستے کی رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ انہوں نے چالیس کتابیں تصنیف کیں، متعدد اعزازات حاصل کئے، ان کی علمی، ادبی اور سماجی خدمات کے باعث اقوام متحدہ نے انہیں انسانی حقوق کا عالمی انعام دینے کا اعلان کیا، لیکن بدقسمتی سے وہ یہ انعام وصول کرنے سے پہلے ہی 29/اکتوبر 1973ء کو انتقال کر گئے۔

درخواست دعا

❁ مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ شاہدہ اشفاق صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ گھٹنوں میں اور ٹانگوں میں شدید درد رہتا ہے۔ چل پھر بھی نہیں سکتیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ مبشرہ پروین صاحبہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے بہنوئی مکرم خالد صاحب کا آپریشن ہوا تھا لیکن کامیاب نہیں ہوا اور ہسپتال میں سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور کا پوتا مرزا قویم احمد عمر 2 سال بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ فیکٹری ایریا احمد تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی ہمشیرہ مکرمہ فرحت نسیم صاحبہ دختر مکرم غلام قادر صاحب مرحوم ساکن ٹورانٹو کینیڈا پتہ کے آپریشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدائے شافی میری بہن کو کامل شفاء، طویل اور فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

20 جنوری 2009ء

12-30 m	لقاء مع العرب
1-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-10 am	گلشن وقف نو
3-25 am	خطبہ جمعہ
4-30 am	تقریر جلسہ سالانہ
5-05 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 am	فرنچ پروگرام
6-50 am	لقاء مع العرب
8-00 am	خطبہ جمعہ
9-00 am	فرنچ سروس
9-55 am	تقریر جلسہ سالانہ
10-25 am	طب وصحت
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
12-00 pm	چلڈرنز کلاس
1-15 pm	سوال وجواب
2-30 pm	مباحثہ
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-05 pm	تلاوت، خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-00 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا
8-00 pm	چلڈرن کلاس
9-15 pm	سوال وجواب
10-25 pm	انتخاب سخن
11-30 pm	عربی سروس

21 جنوری 2009ء

12-30 am	خطبہ جمعہ
1-30 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-05 am	چلڈرنز کلاس
3-30 am	جلسہ سالانہ نائیجیریا
4-20 am	مباحثہ
5-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-10 am	عربی سیکھئے
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	سوال وجواب
8-55 am	چلڈرنز کلاس
10-10 am	جلسہ سالانہ نائیجیریا
11-00 am	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-10 pm	سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
2-15 pm	سوال وجواب
3-30 pm	انڈونیشین سروس
4-25 pm	سواحیلی مذاکرہ
5-20 pm	تلاوت، خبریں
6-20 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	خطبہ جمعہ
8-00 pm	تقریر جلسہ سالانہ
8-25 pm	آرٹ کلاس
8-55 pm	گلشن وقف نو
10-05 pm	سوال وجواب
11-30 pm	عربی سروس

خبریں

خیبر ایجنسی ، نیٹو سپلائی معطل ، فوجی آپریشن وسیع خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں سیکیورٹی فورسز نے آپریشن کا دائرہ کار وسیع کر کے 6 دہشت گرد کمانڈروں کے گھروں کو مسمار کر دیا۔ اس ضمن میں خیبر ایجنسی کے راستے نیٹو فورسز اور امریکی فوج کو سپلائی معطل کر دی گئی ہے۔ حکام کے مطابق دہشت گردوں کے خلاف کارروائی جاری رہے گی اور یہ آپریشن کا فیصلہ کن مرحلہ ہے۔

تمام آپشن ناکام ہونے پر جنگ ہوسکتی ہے بھارتی آرمی چیف جنرل دیپک کپور نے کہا ہے کہ ممبئی حملوں کے ملزم پاکستان سے آئے تھے۔ ہم پاکستان ک حوالے سے ہر آپشن پر غور کر رہے ہیں تاہم آپشنز ناکام ثابت ہوئے تو نوبت جنگ تک پہنچ سکتی ہے۔ دوسری جانب پاکستان کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے کہا ہے کہ ہماری مسلح افواج کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ پاکستان خطہ میں کشیدگی نہیں چاہتا لیکن اگر پاکستان کے خلاف جارحیت کی گئی تو بھرپور جواب دیا جائے گا۔

جے ایف 17 تھنڈر طیاروں کیلئے فنڈز دینے کا فیصلہ صدر زرداری کی زیر صدارت اجلاس میں جے ایف 17 تھنڈر طیاروں کی تیاری کیلئے فنڈز فراہم کرنے کا فیصلہ کیا گیا، ائر چیف مارشل تنویر احمد نے صدر اور وزیراعظم کو بریفنگ دی۔ صدر اور وزیراعظم نے اتفاق کیا کہ جے ایف 17 کی تیاری کے منصوبے کیلئے درکار وسائل جلد از جلد فراہم کئے جائیں گے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	5:29

دورہ نمائندہ مینیجر

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل لاہور کے دورہ پر ہیں جملہ احباب جماعت وامیر صاحب لاہور سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔ نیز تمام مشتہرین سے درخواست ہے کہ روزنامہ الفضل میں اشتہارات دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں۔

زعفرانی
سردیوں میں فٹ رہیں
زعفرانی استعمال کریں اور سردی سے بچیں۔
زعفرانی اعصابی کمزوری اور خون کی کمی دور کر کے طاقتور بناتی ہے۔ قیمت فی ڈبی -/300 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

گاڑی برائے فروخت
Santro Exec برائے فروخت سلور کلر، صرف 25,000 کلومیٹر چلی ہوئی CNG کمپنی فیٹڈ
رابطہ کیلئے مرزا عبدالصمد احمد فون نمبر: 0300-7719850

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214840

قانونی مشاورت وقانونی دستاویزات
رجسٹری و پراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

FD-10